22950 ـ بچے کی ایمانی تربیت

سوال

میرا 3 سالہ چھوٹا بیٹا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کے دل میں ایمان راسخ ہو جائے۔ اس کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تین سال کے بچے کو اپنے ماں باپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آنے چاہییں بچہ والدین کی تلاوت سنے۔ والدین اور بہن بھائیوں سے قرآن اور روزمرہ کے اذکار بار بار سننے سے بچے کی روح کو غذا ملتی اور اس کا دل زندہ ہوتا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے بنجر زمین میں زندگی آ جاتی ہے۔ بچے کا اپنے والدین کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سننا اور عبادت کرتے ہوئے دیکھنا اس کے قول و عمل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اس کی ایک مثال کے طور پر اس بچی کا واقعہ پڑھیں:

ایک ماں وضو سے فارغ ہوئی تو دیکھا کہ اس کی تین سالہ بچی بھی ماں کی نقل کرتے ہوئے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھو رہی ہے، پھر شہادت کی انگلی اٹھا کر ''لا إله إلا الله'' کہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچی نے اپنے والدین کو دیکھ کر یہ بات سمجھ لی تھی کہ وضو کے بعد ایک خاص ذکر پڑھا جاتا ہے۔

ایک اور واقعہ ہے کہ ایک ماں نے ایک دن وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھی، پھر گھر کا کام مکمل کرنے کے لیے اٹھ گئی۔ اس کی بچی اپنی ماں کو ہمیشہ نماز کے بعد جائے نماز پر بیٹھ کر اذکار مکمل کرتے ہوئے دیکھتی تھی۔ لیکن اس دن ماں کو دو رکعت پڑھتے ہی اٹھتے دیکھا تو کہنے لگی: آپ ''استغفر اللہ'' کہنے سے پہلے ہی جائے نماز سے کیوں اٹھ گئیں؟ اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے اپنے والدین کے کاموں کو کتنی گہری نظر سے دیکھتے ہیں۔

انسان کو مختلف بیماریاں لاحق ہوتی رہتی ہیں، اور بچوں میں سے بھی کوئی بیمار ہو سکتا ہے۔ اس لیے بچے کی بیماری کو اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق مضبوط کرنے کا موقع بنانا چاہیے۔ اسے صحت و عافیت کی قدر یاد دلائیں، بتائیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ یہ بھی بتائیں کہ انسان کمزور ہے اور

اپنے رب کی مدد کے بغیر اس میں کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ دوا دیتے وقت یا ہسپتال لے جاتے ہوئے اس کے ذہن میں یہ بات بٹھائیں کہ شفا اللہ دیتا ہے، جبکہ یہ سب اسباب ہیں جنہیں اختیار کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ پھر بچوں کو مسنون دم سے مانوس کریں اور اس پر عمل کی عادت ڈالیں۔ انہیں انبیائے کرام کی مثالیں سنائیں کہ وہ کس طرح اسباب اختیار کرتے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتے تھے، مثلاً ایوب علیہ السلام کی بیماری کا واقعہ، اور یعقوب علیہ السلام کا واقعہ، جب انہوں نے اپنے بیٹوں کو الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا، لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کیا کہ یہ تدبیر اللہ کے فیصلے کے مقابلے میں انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کا یہ قول نقل فرمایا:

لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

ترجمہ: ”ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا، بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا، اور میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔“ [یوسف: 67]

اہم ترین باتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ بچوں کو اللہ سے اجر کی امید رکھنے اور بیماری اور دوا کی تکلیف پر صبر کرنے کی تلقین کی جائے۔ ایک بچی کی والدہ بتاتی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مشیت سے اس کی بچی کو ایسی بیماری لاحق ہوئی جسے طبی اصطلاح میں دائمی بیماری کہا جاتا ہے۔ یہ انسانی طب کا اندازہ ہے، ورنہ شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ماں بتاتی ہیں کہ بچی کو دن میں دو مرتبہ دوا لینا پڑتی تھی، اور وہ اسے ہمیشہ اجر کی یاد دہانی کراتی تھیں۔ چنانچہ ایک دن بچی نے اپنی ماں سے کہا: مجھے یہ دوا لینے پر اجر ملتا ہے۔

وہ یہ بات اس انداز سے کہہ رہی تھی جیسے اسے اس اجر و ثواب پر فخر ہو اور وہ اس لحاظ سے خود کو اپنے گھر والوں اور بہنوں سے ممتاز سمجھتی ہو۔